اسلام میں عورت کا مقام

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، كَرَّمَ النِّسَاءَ أَعْظَمَ تَكْرِيمٍ، وَأَعْلَى مَنْزِلَتَهُنَّ فِي دِينِهِ الْقَوِيمِ، أَحْمَدُهُ سُبْحَانَهُ حَمْدًا يَلِيقُ بِجَلَالِ وَجْهِهِ وَعَظِيمِ سُلْطَانِهِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ؛ قَالَ تَعَالَى:(**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ**)(١).

برادرانِ ملتِ اسلامیہ، حضرات وخواتینِ اسلام! عورت اس کائنات کی ایک عظیم ہستی ہے، نسلِ انسانی کے تسلسل میں اسے بنیادی عنصر کی حیثیت حاصل ہے، لہذا انسانی شرافت

(١) الحشر : ١٨.

وکرامت میں وہ مردوں کے برابر ہے، اللہ تعالی نے اُس کو بلند و بالا مقام عطا کیا ہے، قرآنِ مجید میں جابجا اُس کا ذکر فرمایا ہے، اور اصل تخلیق کے اعتبار سے مرد وزن کو یکساں قرار دیا ہے، سورہ نساء کی پہلی آیت کریمہ میں مرد وزن کی تخلیق کی یکسانیت کا ذکر اس طرح فرمایا ہے: (يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً)[١]. اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اسی سے اس کی بیوی پیدا کی، اور اُن دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں (دنیا میں) پھیلا دیئے۔ اِس پیدائشی برابری کی توضیح حضورِ پاک ﷺ کے اِس قولِ جامع سے بھی ہوتی ہے: « إِنَّمَا النِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ»[٢]. عورتیں طبیعت و مزاج میں مردوں کے مشابہ ہوتی ہیں۔ اِس لیے احکام اسلام اور تکالیفِ شرعیہ میں دونوں یکساں مکلّف ہیں۔ اسی طرح اللہ ربُّ العزت نے اعمالِ صالحہ کا اجر و ثواب مرد و عورت دونوں کے لئے ایک جیسا ہی دینے کا وعدہ فرمایا ہے، اور اِن دونوں میں کوئی تفریق نہیں کی ہے، ارشاد ربِّ ذوالجلال ہے: (وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا)[٣] اور اللہ کا کثرت سے

---

(١) النساء: ١.
(٢) البزار عن أنس .
(٣) الأحزاب: ٣٥.

ذکر کرنے والے مرد ہوں یا ذکر کرنے والی عورتیں، ان سب کے لیے اللہ نے مغفرت اور شاندار اجر تیار کر رکھا ہے۔ دوسری جگہ فرمایا: ﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾[۱]. جس شخص نے بھی مومن ہونے کی حالت میں نیک عمل کیا ہو گا، چاہے وہ مرد ہو یا عورت، ہم اسے پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے، اور ایسے لوگوں کو ان کے بہترین اعمال کے مطابق ان کا اجر ضرور عطا کریں گے۔ قرآن پاک میں جابجا عورتوں کے حقوق وواجبات کا صراحۃً ذکر آیا ہے، سورہ نساء میں رب العالمین کا فرمان ہے: ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ﴾[۲] اور (اے پیغمبر) لوگ تم سے عورتوں کے بارے میں شریعت کا حکم پوچھتے ہیں، کہہ دو کہ اللہ تم کو ان کے بارے میں حکم بتاتا ہے۔

دینِ اسلام نے مردوں کی طرح عورتوں کو بھی مالُ ومنفعت کی ملکیت کا حق دیا ہے، اور اس کے استعمال کا پورا اختیار عطا کیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ﴾[۳]. مرد جو کچھ کمائی کریں گے ان

(۱) النحل: ۹۷.
(۲) النساء: ۱۲۷.
(۳) النساء: ۳۲.

کو اس میں سے حصہ ملے گا، اور عورتیں جو کچھ کمائی کریں گی ان کو اس میں سے حصہ ملے گا۔ اسی طرح اللہ رب العزت نے عورتوں کو میراث کا مستحق بنایا اور اس میں اس کا حصہ متعین فرمایا، چاہے موروثی مال تھوڑا ہو یا زیادہ، مردوں کی طرح عورتیں بھی اس مال میں حقدار ہوں گی، اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ﴿لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا﴾[1]. مردوں کے لیے بھی اس مال میں حصہ ہے جو والدین اور قریب ترین رشتہ داروں نے چھوڑا ہو، اور عورتوں کے لیے بھی اس مال میں حصہ ہے جو والدین اور قریب ترین رشتہ داروں نے چھوڑا ہو، چاہے وہ (ترکہ) تھوڑا ہو یا زیادہ، یہ حصہ (اللہ کی طرف سے) مقرر ہے۔ ان تمام آیات قرآنیہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خالقِ ارض وسماء نے عورتوں کو بھی کائنات کی تمام چیزوں سے افضل بنایا ہے، اسے بھی ان تمام کمالات وخوبیوں سے مزین کیا ہے جن کی بنا پر وہ ہر مخلوق سے ممتاز ہونے میں مرد کے برابر ہے۔ اور اسے بھی شرافت وکرامت کا تاج پہنایا ہے۔ اس لئے مرد کی طرح عورت بھی معاشرے کا ایک قابل احترام فرد ہے، ایک عورت بھی انسان کی حیثیت سے اسی طرح حقوق رکھتی ہے جس طرح ایک مرد حقوق رکھتا ہے۔ حضرت عمر بن الخطابؓ فرماتے ہیں کہ جب

---

(١) النساء: ٧.

اسلام آیا، اور اللہ تعالی نے عورتوں کا ذکر کیا (اور ان کے حقوق مردوں پر بتائے) تب ہم نے جانا کہ ان کے بھی ہم پر حقوق ہیں[1]۔

حضرات گرامی وحاضرین مجلس! دینِ اسلام نے تعلیم و تعلم کے حوالے سے عورتوں کو پورا پورا حق دیا، اس کے حصول کے مواقع فراہم کئے، نبی آخر الزماں ﷺ کو عورتوں کی تعلیم کا بھرپور اہتمام تھا، ان کو زیورِ علمُ وفقہ سے آراستہ کرنے کے لئے آپ ﷺ نے خصوصی مجالس منعقد کی، اور ان مجلسوں میں آپ ﷺ نے اُن کے درمیان خطاب فرمایا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ نے عید کے دن نماز پڑھائی، پھر خطبہ ارشاد فرمایا، بعد میں آپ ﷺ کو خیال آیا کہ عورتوں کے کانوں تک تو آواز پہنچی ہی نہیں ہو گی، چنانچہ نبی ﷺ نے عورتوں کے پاس آکر انہیں وعظُ و نصیحت کی اور انہیں صدقہ کا حکم دیا[2]۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ خواتین نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ کی مجلس میں شرکت کے حوالے سے مرد ہم پر غالب ہیں، آپ ہمارے لئے بھی ایک دن مقرر فرما دیجئے جس میں ہم آپ کے پاس آسکیں؟ نبی ﷺ نے ان سے ایک مقررہ وقت کا وعدہ فرمالیا اور اس میں تشریف لائے اور

(١) البخاري: ٥٨٤٣.
(٢) مسلم: ٨٨٤.

وہاں انہیں وعظ ونصیحت فرمائی[1]. اس طرح نبی پاک علیہ الصلاۃ والسلام نے وعظ وتقریر، پند ونصیحت اور تعلیم کے ذریعے عورتوں کی علمی ودینی رہنمائی فرمائی، براہِ راست مخاطب کر کے دین وشریعت کی معلومات سے ان کو روشناس کرایا، ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: «يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ، لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا، وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ»[2]. خواتین اسلام! کوئی پڑوسن کی بھیجی ہوئی چیز کو حقیر نہ سمجھے، خواہ وہ بکری کا ایک کھر ہی ہو۔ یعنی کم گوشت والی ہڈی[3]. ایک موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ عَلَيْكُنَّ بِالتَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّقْدِيسِ، وَلَاتَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ، وَاعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ»[4]. اے مسلمانوں کی عورتو! اپنے اوپر تسبیح وتہلیل اور تقدیس کو لازم کرلو، غافل نہ رہا کرو کہ رحمت الٰہی کو فراموش کردو، اور ان تسبیحات کو انگلیوں پر شمار کیا کرو، کیونکہ قیامت کے دن ان سے پوچھ گچھ ہوگی اور انہیں قوت گویائی عطاء کی جائے گی۔

نبوی تعلیم وتربیت کے نتیجے میں مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین میں بھی علمی ذوق وشوق اور مسائل کی تحقیق وجستجو پیدا ہوگئی تھی، ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا انصار کی

(١) متفق عليه .
(٢) مسلم : ١٠٣٠ .
(٣) حاشية السندي على البخاري ٢/ ٤٠ .
(٤) أبو داود : ١٥٠١ ، وأحمد : ٢٧٨٤٨ واللفظ له.

عورتوں کی ستائش کرتی تھیں کہ: انصار کی عورتیں اچھی عورتیں ہیں، ان کی حیاء تفقہ فی الدین سے مانع نہیں ہے"[1]۔ یعنی وہ حضور پاک ﷺ سے دین کے دقیق وباریک مسائل بے جھجک دریافت کرلیتی تھیں۔

میرے دینی وایمانی بھائیو اور پردہ نشیں خواتین! اللہ ربُّ العزت نے قرآنِ پاک میں چند پاکباز وپاک طینت، ولیہ صفت خواتین کا ذکر کیا ہے انھیں میں حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام کی والدہ معظّمہ سیدہ مریم علیہا السلام کا ذکرِ خیر فرمایا، ان کو "صدّیقہ" کے صفت سے ذکر کیا، جس صفت سے قرآن پاک میں کسی دوسری خاتون کو متصف نہیں کیا گیا، یعنی وہ ایک "ولیہ "صفت خاتون ہیں، اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ملکہ بلقیس کا تذکرہ کیا ہے، جو ایک عقلمند وفرزانہ اور صاحب رائے خاتون تھیں، حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کے ہاتھوں پر اللہ کے دین میں داخل ہوئیں۔ قرونِ اولی کی جن پاکیزہ صفت، ممتاز ونامور خواتین کے حالات وکارنامے تاریخ وسیرت کی کتابوں میں محفوظ ہیں، ان میں ام المؤمنین سیدہ خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا کی ذات گرامی بھی ہے، جن کو مشرف باسلام ہونے میں سبقت واولیت حاصل ہے، اور انہوں نے نبی پاک ﷺ کی دامے، درمے، سخنے مدد کرکے ایسی مثال قائم کی جس کی کوئی نظیر نہیں، انھیں میں حضرت خدیجہ الکبری کی صاحبزادی، خواتین جنت کی سردار، جگر گوشۂ رسول سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا اسم گرامی بھی ہے، جنہوں نے اپنے عظیم والد

---

(١) متفق عليه .

بزرگوار کے دفاع اور نیک بخت شوہر کے تعاون میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ انھیں نابغہ روزگار خواتینِ اسلام میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شخصیت بھی ہے، جو پیارے حبیب ﷺ کی سب سے محبوب ترین بیوی اور اس امت کی ایک جلیل القدر عالمہ ہیں، اکابر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین علمی مسائل میں آپ کی طرف رجوع کرتے تھے[(١)].

تاریخ اسلامی کے باکمال خواتین کی ایک لمبی فہرست ہے، ان میں بعض عورتوں نے نحو واصول، منطق وشعر، اور فقہ ومواریث میں دسترس حاصل کیا، اور اپنی تصنیفات وشروحات سے اسلامی کتب خانہ میں گراں قدر اضافہ کیا[(٢)]. تو بعضوں نے عقل ودانش، فہم وفراست، ذکاوت وذہانت، علم وفضل اور تقوی وطہارت میں درجۂ کمال حاصل کیا، جن کی طرف اُس زمانہ کی خواتین مشکل مسائل کے حل کے لیے رجوع کرتی تھیں، اور وہ مرجعِ خلائق بنی ہوئی تھیں[(٣)]۔ بعضوں کو درس وتدریس اور وعظ وتقریر میں فوقیت حاصل تھی، اور انھوں نے مجالسِ درس اور پندُ ونصیحت کی نشستیں منعقد کی[(٤)]۔ بعضوں کو علمِ حدیث میں

---

(١) الطبقات الكبرى لابن سعد: (٢/٢٨٦).

(٢)أعلام النساء ٢٠/١، منهن دَهْمَاءُ بِنْتُ يَحْيَى.

(٣)أعلام النساء ٣٣٢/١ ، منهن خَدِيجَةُ بِنْتُ الْإِمَامِ سُحْنَونَ بْنِ سَعِيدٍ.

(٤)أعلام النساء ٢٩٤/١، هي حَمْدَةُ بِنْتُ وَاثِقٍ.

شہرتُ وناموری حاصل ہوئی، علماء وطالبانِ حدیث ان کے در پر حاضری دیتے، اور ان سے کسب فیض کرتے[1]۔

حضرات سامعین اور معزز خواتین! دین اسلام نے عورتوں کے لئے خیر وبھلائی کے تمام مسدود دروازوں کو کھول دیا، اور معاشرہ کی تشکیلُ وتعمیر میں حصہ لینے کا زریں موقع عطا کیا، جس کے نتیجے میں بعض خواتین ابداع واختراع کی صلاحیت سے متصف نظر آتی ہیں، چنانچہ حضور اکرم ﷺ کو اونچائی وبلندی سے خطبہ دینے کے لئے منبر بنوانے کی تجویز ایک خاتون نے ہی دی تھی[2]، ان کے اس مشورہ کے بعد مسجدوں میں منبر کا رواج ہوا۔ اقتصادی میدان میں بھی عورتوں کا کارنامہ قابل ذکر ہے، آپ ﷺ کی صحابیات میں شفا بنت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا ذکر آتا ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ اپنے دورِ خلافت میں ان سے مشورہ کرتے، ان کی رائے کو ترجیح دیتے، اور تجارت کے بہت سے معاملات ان کے سپرد کر رکھے تھے[3]۔

علم طب وجراحت (سرجری) میں بھی عورتوں نے نُبوغ وکمال پیدا کیا، علاجِ چشم کی ماہر طبیب پیدا ہوئیں اور بعضوں کو اس میدان میں بڑی شہرت ملی[4]. شعر وسخن، اور ادب کے میدان

---

(١)شذرات الذهب ٦/١٢٦، هي أُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ زَيْنَبُ بِنْتُ الْكَمَالِ الْمَقْدِسِيَّةُ.

(٢) البخاري: ٤٤٩.

(٣) تهذيب الكمال : ٣٥/٢٠٧ ، هي الشِّفَاءُ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا.

(٤) عيون الأنباء في طبقات الأطباء ١/١٨١ ، هي زَيْنَبُ الشامية.

میں بھی عورتوں کا نمایاں مقام ہے، اس طرح زندگی کے ہر میدان میں عورتوں کے کارہائے نمایاں کے تابندہ نقوش موجود ہیں۔

اے اللہ! امت مسلمہ کے مردوزن کو تمام تر خیر وخوبی اور سعادت وبھلائی سے ہمکنار فرما۔ ہر طرح کے شرور وفتن سے خواتین اسلام کی حفاظت فرما، اور دنیا وآخرت میں ان کو شرافت وکرامت کے ساتھ سرخرو فرما۔ آمین۔

فاللَّهُمَّ بارك لنا في نسائنا، واحفظهن وأكرمهن في الدنيا والآخرة، وَوَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ، عَمَلًا بِقَوْلِكَ: ﴿ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ**﴾(١).

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) النساء : ٥٩ .

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَهُ الْحَمْدُ الْحَسَنُ وَالثَّنَاءُ الْجَمِيلُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَاللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

حاضرین مجلس، محترم حضرات وخواتین! سرورِ کونین حضور پاک ﷺ کا اسوۂ حسنہ یہ ہے کہ آپ نے اپنے قول وفعل کے ذریعے عورتوں کا اعزاز فرمایا، اس کے ساتھ حسنِ سلوک کیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **«اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا»**(۱). عورتوں کے حق میں بھلائی کی وصیت قبول کرو۔ آپ ﷺ نے عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے مردوں کو خیر وبھلائی کا پیکر قرار دیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **«خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ»**(۲). تم میں سب سے بہترین وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں اچھے ہیں۔ صنفِ نازک کے ساتھ نبی رحمت ﷺ کے اس حسنِ سلوک کی

---

(۱) متفق عليه .
(۲) ابن ماجه : ١٩٧٨.

تعلیمات نے ان میں عزم وحوصلہ اور سعی وعمل کا ولولہ پیدا کردیا، اور معاشرۂ انسانی کی فلاح وبہبود کی خاطر ہر طرح کی قربانی پیش کرنا ان کے لیے آسان وسہل ہوگیا۔ چنانچہ انھیں نبوی تعلیمات وہدایات کی روشنی میں متحدہ عرب امارات کی حکومت عورتوں کو معاشرہ میں ان کا مقام ومرتبہ دلانے کے لئے کاربند ہے، اور ان کو اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کا پورا موقع فراہم کررہی ہے، کیوں کہ خواتین ہی خاندان کے استحکام کی اساس وبنیاد ہیں، اور خاندان کی سعادت وخوش بختی انھیں پر منحصر ہے، ان کی گود آنے والی نسلوں کی پہلی تعلیم گاہ، اور مستقبل کے جری وبہادر سورماؤں کی اولین تربیت گاہ ہے۔ اس طرح وطن عزیز کی تعمیر وترقی میں مردوں کے ساتھ عورتیں بھی شانہ بشانہ کھڑی ہیں، قابل صد احترام شیخہ فاطمہ بنت مبارک حفظہا اللہ ورعاہا کا کہنا ہے کہ: (متحدہ عرب امارات کی حکومت زندگی کے مختلف میدانوں میں خواتین کو کام کرنے کے مواقع فراہم کرنے کے لیے پوری طرح کوشاں ہے، اور ہمارے ملک میں عورتوں کی تعمیری سرگرمیاں اور اقدامات اعلی ومعیاری ہونے کے ساتھ تیز گام وقابل اعتماد ہیں)۔

لہذا ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی عورتوں کو ترغیب دیں کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرکے امتیازی شان پیدا کریں، اور ترقی کے اس سفر میں اپنا تعمیری واصلاحی کردار پیش کریں۔

اے اللہ! ہمیں اور ہماری عورتوں کو خیرُ وبھلائی کی توفیق عطا فرما، آپس میں ایک دوسرے کے حقوق وواجبات کو ادا کرنے والا بنا، صحتُ وسلامتی کے ساتھ انسانی معاشرہ کی تعمیرُ وترقی میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرما، ملکُ ووطن اور پوری انسانیت کو ہمیں اپنی ذات سے فائدہ پہونچانے والا بنا۔ آمین۔

اللَّهُمَّ وَفِّقْنَا وَنِسَاءَنَا لِكُلِّ خيرٍ، وَصلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْمُرْسَلِينَ، فَإِنَّكَ سُبْحَانَكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ الْمُبِينُ:(**إِنَّ اللَّهَ وَمَلائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا**)[1]. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:« **مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلاَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا**»[2].

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْبَارِّينَ بِآبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ، الْمُحْسِنِينَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَأَرْحَامِهِمْ. **اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخ خليفة بن زايد لِكُلِّ**

---

(١) الأحزاب: ٥٦ .
(٢) مسلم: ٣٨٤.

خَيْرٍ، وَاحْفَظْهُ بِحِفْظِكَ وَعِنَايَتِكَ، وَوَفِّقِ اللَّهُمَّ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَأَيِّدْ إِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ.

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ،

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيْخَ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمْ رَحْمَةً وَاسِعَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَأَفِضْ عَلَيْهِمْ مِنْ خَيْرِكَ وَرِضْوَانِكَ. وَأَدْخِلِ اللَّهُمَّ فِي عَفْوِكَ وَغُفْرَانِكَ وَرَحْمَتِكَ آبَاءَنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَجَمِيعَ أَرْحَامِنَا وَمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ، اللَّهُمَّ لَاتَدَعْ لَنَا ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَادَيْنًا إِلَّا قَضَيْتَهُ، وَلَا مَرِيضًا إِلَّا شَفَيْتَهُ، وَلَا مَيِّتًا إِلَّا رَحِمْتَهُ، وَلَا حَاجَةً إِلَّا قَضَيْتَهَا وَيَسَّرْتَهَا يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ، فَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَبِالْإِجَابَةِ جَدِيرٌ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ لِدَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ اسْتِقْرَارَهَا وَرَخَاءَهَا، وَبَارِكْ فِي ثَرَوَاتِهَا وَخَيْرَاتِهَا، وَزِدْهَا فَضْلًا وَنِعَمًا، وَحَضَارَةً وَعِلْمًا، وَبَهْجَةً

وَجمالًا، وَمَحَبَّةً وَتَسامُحًا، وَأَدِمْ عَلَيْهَا السَّعادَةَ وَالْأَمَانَ يا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارِ، وَاجْزِ خَيْرَ الْجَزَاءِ أُمَّهَاتِ الشُّهَدَاءِ وَآبَاءَهُمْ وَزَوْجَاتِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ جَمِيعًا، اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ. اللَّهُمَّ كُنْ مَعَهُمْ وَأَيِّدْهُمْ، اللَّهُمَّ وَفِّقْ أَهْلَ الْيَمَنِ إِلَى كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْمَعْهُمْ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَارْزُقْهُمُ الرَّخَاءَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ.اللَّهُمَّ انْشُرِ الاِسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.